بینک کی طرف سے ملنے والے پوائنٹس پر ڈسکاؤنٹ حاصل کرنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

سوہنی دھرتی کے نام سے ایک اپلیکیشن ہے جس کے ذریعے لوگ پیسے ٹرانسفر کرتے ہیں، اپلیکیشن کو استعمال کرنے پر صارفین کو پوائنٹ ملتے ہیں، جن کی بنیاد پر کمپنی ان کو مختلف چیزوں میں ڈسکاؤنٹ فراہم کرتی ہے، مثلا: اگر جہاز کا ٹکٹ خریدنا ہو تو اس میں ان کو ڈسکاؤنٹ ملتا ہے یا بچوں کے سکول کی فیس داخل کرنی ہو تو اس میں بھی ان کو ڈسکاؤنٹ ملتا ہے اس کے علاوہ اور چیزوں میں بھی ڈسکاؤنٹ ملتا ہے۔

الجواب حامدا ومصليا

ہماری معلومات کے مطابق سوہنی دھرتی اپلیکیشن رقوم کی منتقلی کے لئے استعمال ہونے والی کوئی اپلیکیشن نہیں ہے بلکہ اس کو حکومت پاکستان نے بیرونی ممالک سے قانونی طریقوں کے ذریعے رقوم منتقل کرنے کے لئے بطور ترغیب کے متعارف کرایا ہے جس کی تفصیل سٹیٹ بینک آف پاکستان کی ویب سائٹ کے مطابق یہ ہے کہ غیر مقیم پاکستانی جب پاکستان میں مقیم عزیز واقارب وغیرہ کو سرکاری طریقوں سے رقم بھیجتے ہیں تو اس ایپ پر اپنی رقوم ٹرانسفر کرنے کی معلومات کا اندراج کر کے کچھ پوائنٹس حاصل کرتے ہیں اور ان پوائنٹس کے ذریعے حکومت پاکستان کی طرف سے ان کو بطور انعام متعدد سرکاری اداروں کی سہولیات حاصل کرنے میں رعایت دی جاتی ہے جو کہ اس بات کی ترغیب کے لئے ہوتی ہے کہ اپنی رقوم سرکاری طریقوں سے ہی پاکستان منتقل کی جائیں اس لئے فراہم کردہ معلومات کے مطابق یہ حکومت پاکستان کی طرف سے محض انعام ہوتا ہے، جس کا استعمال کرنا شرعا جائز ہے۔

كما في بحوث في قضايا فقهية المعاصرة:

وأن حكم مثل هذه الجوائز أنها تجوز بشروط........الشرط الأول:أن يقع شراء البضاعة بثمن مثله، ولايزاد في ثمن البضاعة من أجل احتمال الحصول على الجوائز وهذا لأنه إن زاد البائع على ثمن المثل، فالمقدار الزائد إنما يدفع من قبل المشتري مقابل الجائزة المحتملة، فصارت الجائزة بمقابل مالي فلم تبق تبرعاوإن هذا المقابل المالي إنما وقع به المخاطرة، فصارت العملية قمارا...............الشرط الثالث:أن يكون المشتري يقصد شراء المنتج للإنتفاع به،ولا يشتريه لمجرد ما يتوقع من الحصول على الجائزة؛لأنه لم يكن يقصد شراء المنتج، فإن ما يبذله من الثمن،إنما يبذله من أجل الجائزة فكأن فيه شبهة المخاطرة فلا يخلو من شبهة القمار.

(أحكام الجوائز، ج:2، ص:158،159، ط:معارف القرآن)

Scanned with CamScanner

وفي الفقه الإسلامي وأدلته:

وأما المجموعة أو الفئة (ج): فلا تعطي ربحاً محدداً كل سنة، ولكنها خصصت مبلغاً من أرباحها تمنحه للمتعاملين معها بالقرعة. وقد انزلق بعض العلماء فأفتى بجوازها........ والحق أن هذه المجموعة الثالثة حرام أيضاً لاعتمادها على الميسر أو القمار، من طريق تقسيم مجموع الربا إلى مبالغ مختلفة، لتشمل عدداً أقل من مجموع عدد المقرضين، موزعة باسم الجوائز عن طريق القرعة، وفي هذا أيضاً غبن واضح.

(القسم الثاني:العقود، الفصل الثاني:القرض، ج:4، ص:520،521، ط:رشيدية)

والله اعلم بالصواب

الجواب صحيح | **الجواب صحيح** | **الجواب صحيح**

كتبه:محمدجمال

المتخصص في الإفتاءللسنة الثانية

جامعةالعلوم الاسلامية

سوهان اسلام آباد

5محرم الحرام1445ھ

Scanned with CamScanner